یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. No 352.

اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

بچشم ٹولہ کہ مصطفےٰ کی مرغوبی تمنّا ہے ✢ امت دیکھ ایک کہاں قول ہے ✢ ہائے وہم ✢ نقل کیا ہے

نمبر ۲۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✢

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✢

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ✢

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے 〃 عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے 〃 للعہ

عام خریداروں سے 〃 ع۸

غیر ممالک سے 〃 ۵ شلنگ

〃 〃 ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

یوم جمعہ مورخہ ۵ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۷

کرشن قادیانی اور ہم

اِدہر آپیارے ہنر آزمائیں ✢ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۷۔ مارچ کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تھا کہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں۔ اسکا جواب ۲۹۔ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا تہا کہ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ امرتسر یا بٹالہ یں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ تبلاؤ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اسکا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں (بدر مورخہ ۴ اپریل اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ) میں جو دیا ہے۔ ہم اس مضمون کو تمام و کمال بعینہ نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع ملے۔ مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگا دئے ہیں پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھکر ہماری جوابات کو نمبروار پڑھتے جائیں اور لطف اٹھائیں قادیانی اڈیٹروں سے بھی توقع ہے کہ وہ ایمانداری سے کام لیکر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کرینگے۔ بہرحال وہ مضمون یہ ہے۔

مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ

مباہلہ کیواسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا

چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا)

صاحب نے اخبار اہلحدیث نمبر ۲ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیاں کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں۔

وہاں البتہ ہم اپنے وطن کے ذمہ دار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہدینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کیطرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو

معذرت: میں سفر سے آیا تو ۱۲۔ اپریل کا اخبار مرتب تہا اور مرزا صاحب کو مباہلہ کا جواب جلد دینا تہا اسلئے وہ کاپی آج ہفتہ تیار کیا گیا امید ہے اس بیچ تقدیم کو تقدیم ذکر کر کے ناظرین معاف فرمائینگے۔ ایڈیٹر

کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان جنگ ہوگا۔ امرتسر تیار ہے جہاں تم ایک بار پہلے بھی صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ ہی آؤ۔ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا"

اس مضمون میں سے یہ جا طعن وتشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کیواسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔ اس مضمون کے جواب میں ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اسواسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اسپر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہوجائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہوجاویگی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دوسرے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجی جاویگی اور وہ اس کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کردینگے کہ ہمنے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اوّل قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنت اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اسکی ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شائع ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہوکر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہوجانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہوسکتا۔ مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنی کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے معاملے آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں

نوٹس
آجکل عام شکایت ہے ... نوجوان دوکاندار ... ایک ہی زندہ مثال ... بازار میں ایک دوکان ... قسم کی سیاہی، قلم، چاقو، پٹیاں ... جرابیں، قفل ... ولایتی کنگھیاں ... بکفایت ... لائیں وہ بچشم خود ... ایک دفعہ مال منگوا ... ہمیشہ کیلئے ...
نوٹ: ہمارے ہاں جرابیں تیار کیجاتی ہیں ... فی درجن۔
المشتہر
شیخ نظیر حسین
ڈبی بازار ا

کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کریگا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی دیکھو سورہ انفال رکوع ۴ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ - اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اُسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز دبزعم خود کا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اسکو بغرض مباہلہ بھیج دیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھیگا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ کیا اعلان کر دیگا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ مجھے [illegible]۔

امید ہے اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے براہ حصول شہرت پیش کی ہے اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاویگی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاویگا۔ اس زمانہ میں بسبب مطابع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اسوقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اُس نے خود بھی کیا اور پھر اُس کے مریدوں نے اُسکو تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ وخراب حالت میں مرگیا * وہ امریکہ میں تھا اور حضرت اقدس قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اُس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑینگے اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے۔ مولویصاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اسوقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن* سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو انکی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلا کا مقابلہ نہ کر سکیگی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اُس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو

* دہلی میں مرزا صاحب کی چاہیتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا؟ کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دینگے۔ (اہلحدیث)

کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس پر بھی راضی نہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیاں آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زادِ راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس ہی روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیاں آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے اور اس کے قادیاں آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جنکا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا" (بدر ۴ اپریل)

جواب نمبر اوّل۔ دوم۔ سوم اور چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔ کیونکہ میں نے آپکو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپنے یا آپ کے حکم سے (بقول آپکے دیکھو نوٹ ۲۹) آپ کے تابعدار مرید اڈیٹر الحکم نے مجھکو قسم کھانے کے لئے کہا جسکو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اسکو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اسکو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنئے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہئے۔ اپنی معمولی کذب سے کام نہ لیجئے یہ نہیں کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں معاذ اللہ جیسا میں آپکو محض [illegible] اسطرح ایک

*میرے پہلے قادیاں پہونچنے پر جو آپنے حسب وعدہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ بھیجدیا تھا وہی کافی ہے ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے۔ تف (اہلحدیث)

مفسد اور دجال جانتا ہوں نہ اب بلکہ سالہا سال سے تو میں آپ کے مباہلہ سے کیونکر ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ میں آپ کے مکائد سمجھنے میں بفضلہ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں ؎

بہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم

پس میں نے جو کہا ہے وہی میری طرف نسبت کیجئے۔ دروغ گوئی سے کام نہ لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گووں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبر ۵ میں بھی آپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل تھے تو پادری عبد اللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائیگا؟ کیوں آپنے مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اس کے بے گناہ داماد کی موت کی پیشگوئی شائع کی تھی؟ ہاں البتہ تمہاری اس مہربانی کا گُر بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں (مرزا) کسی کے حق میں موت یا عذاب کی پیشگوئی نہ کرونگا۔ اسلئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے۔ سچ ہے ؎ عصمت بی بی ست از بے چادری۔

نمبر ۶ کے مطابق بھی ہم لیا ہیں مگر نمبر ۷ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ دیتے ہیں۔ کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کئے تھے کیا آپ کو یاد نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب **ازالہ اوہام** کے انتظار کرنے کے لئے کیسے کیسے اشتہارات شائع کئے تھے مگر جب وہ نکل آیا تو کیا نکلا۔ وہی بقول شخصے ؎ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا۔

نمبر ۸ میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ اجی جناب ہمنے آپ کو کب قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم تو آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپکی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تتے توے پر ..... رکھیں ہیں تو قرآن میں آپکی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں۔

نمبر ۹ بھی فضول ہے ہم تو اُسی وعدے پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ مارچ کو

اہلحدیث میں شائع کیا ہے جسکو آپنے بھی منظور کیا - زاید باتوں کو ہم آپکی فضول گوئی جانتے ہیں - جب کتاب آپکی نکلیگی تو اسکا جواب بھی دیا جائیگا سردست تو جہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم ۱۰ اپریل) ہم قسم کھانے کو تیار ہیں قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دئے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں باقی فضول - نمبر ۱ میں تو آپ مجھکو عذاب کی تعیین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر ۲ میں اس اختیار کو چھینتے ہیں کیونکہ آپ لکھتے ہیں خدا کیوں کسی مجرم کے منہ کے چاؤ پورے کرے - پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھا دینگے تو میں بھی حسب (نمبر ۱) آپکو عذاب کی تعیین سے اطلاع دونگا - (نمبر ۱۱) میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں - کیا ابھی آپکا اور آپکے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا - اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے - کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود ہی اشتہار دیا تھا جسمیں یہ دعا لکھی تھی :-

"اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں - تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے - کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو" (اشتہار ۵ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء)

یہ دعا باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے انکا اور انکے مخالفوں کا بکلی فیصلہ ہو جائے - حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا بلکہ اشتہارات شائع ہونے پر آئندہ کو ہوگا - پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا نہ ہونے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ :-

"اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک پوری ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں - تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا - اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں جن سے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے" (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی! واقعی آپ ایسے ہی ہیں؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو (نمبر ۱۲) میں آپ انسانی ہاتھ کی بے دخلی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھرام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں - (نمبر ۱۳) اگر مباہلہ ہوتا - تو شاید یہ ضرورت نہ ہوتی مگر مباہلہ تو ہے نہیں بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے اسلئے اس عذاب کی تعیین کرا لینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں - علاوہ اس کے میں حضرت کا مزاج شناس ہوں، آپ ہی تو ہیں جو آتھم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مر جائیگا - مگر جب نہ مرا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے - پنڈت لیکھرام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب آئیگا مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپنے اپنی سچائی کا اظہار کیا - مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل وخوار ہوگا - جب مدت گذر گئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اس (مولوی صاحب) نے عجیب کا صلہ لام غلط کہا ہے اسلئے وہ ذلیل ہو گیا - سرکار سے اس کو چار مربع زمین ملی اسلئے وہ ذلیل ہو گیا - حالانکہ پہلی بات کی مولوی صاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو ایسی ذلت کی ہے خدا ہمکو بھی نصیب کرے - پھر میری بابت لکھا کہ تو قادیان میں نہ آئیگا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہونچا تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا - اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شائع کیا جب مدت گذر گئی تو کہا چونکہ اسکے متعلقین دل میں ڈر گئے اسلئے تاخیر واقع ہو گئی - غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بیجا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا - کیا یہ مثل غلط ہے من جرب المجرب حلت به الندامة اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ خلاف انصاف پر میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے - پس آپ دعا کر کے خدا سے اس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپکی دعا رد نہیں ہوتی (دیکھو اپنا انذار اور الہام

[illegible]

(۱۸) آپ کو خدا نے کہا جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھ کو بارہا مخاطب کر کے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب) یہ بھی آپکا الہام ہے الفرق معلق والتحتم مع اعدائک یعنی تو ہمیشہ بلند رہیگا اور تیرے مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء) پس آپ کو یہ کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجے سے مجھ کو ابھی اطلاع بخشیں اور موافق خدا کو اپنی نبوت سے فیضیاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کرینگے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہلحدیث کا مقابلہ آسان نہیں ہے ؏

بیخودی بے سبب نہیں غالب * کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(نمبر ۱۴) میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہی کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپنے مباہلہ کیا تھا اس کے بعد جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ بول اٹھا تھا کہ ؏

مدعی مباہل کو یہ آسمانی * ہوئی جس سے ذلت قادیانی

آتھم کے زندہ رہنے پر جو لعنتیں تم پر پڑی تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا ورنہ تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر کونسی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے - (نمبر ۱۵) کا رد آپ نے نمبر ۱۴ میں خود ہی کر دیا کہ مرزائیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھے اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں جسکا مطلب صاف یہی ہے کہ جو عذاب مانگونگا وہی آئیگا تب ہی تو فیصلہ ہوگا پھر ساتھ ہی کہتا ہے کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا - یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب نہ آیا تو کہہ دونگا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا کیا خوب ہے ؏

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج * بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(نمبر ۱۶) بھی نمبر ۱۵ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ منہ مانگا عذاب نہیں ملتا پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب نہیں دیتا پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں - مرزائیو! تم بھی اس غبی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے - (نمبر ۱۹) میں بھی آپنے اپنی معمولی کذب ہی سے کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے - بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھکو قسم کھانے کی بابت کہا گیا میں نے منظور کیا مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجے سے اطلاع دیں اب اس کے بعد آپ نے میری اس تحریک کی منظوری دی بتلائیے شرط ہماری طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری شرط کو ہی منظور کرنا ہے باقی یہ کہ آپ کو بھاگنے نہ دیں یہ ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے - شیروں کو تو قابو کیا جا سکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کر سکے جنکے لئے سب راہیں کھلی ہیں ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دو حرف ہے کہ آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہم نے آپکی دعوت قبول کی مگر حلف کے نتیجے سے اطلاع چاہی پس آپ فرما دیجئے ؏

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا * بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(نمبر ۲۰) بیشک بھیجو مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں - کیونکہ رسالہ انجام آتھم میں بھی آپنے لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ کی دعوت ہے انکو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جسکو نہ پہونچے وہ اطلاع دے - تو دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیجی جاویگی - مگر میں نے نہ پہونچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب نہ پہونچی - یہ تو ہیں آپکے وعدے - سچ ہے ؏

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر * جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(نمبر ۲۱) یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپکر ہمارے پاس آئیگی تو اسوقت اسکا جواب دیا جائیگا - سردست تو آپکی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں بس آئیے اور تشریف لائیے (نمبر ۲۲) بیشک میں نے جس طرح آپکی تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھکو کسی طرح انکار نہیں - یاد رکھو کہ میں کون ہوں ؏

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت * واذا نطقت فاننی الجوزاء

(نمبر ۲۳) میں بھی آپنے غلط بیانی سے کام لیا - بھلا میرے جیسے آدمی کو جو محض خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک جلسوں اور مناظروں میں بلایا جاتا ہے اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت کی خواہش ہو سکتی ہے؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو مقاموں کو کیوں منتخب کیا - امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ

پہلے آپکا مباہلہ اسی شہر میں ہوچکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے - کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا - بٹالہ کو اسلئے منتخب کیا کہ میرے اور آپکے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی ۱۹۱۱ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اس کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہے - اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی ۱۹۱۱ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا - فساد کا خطرہ نہ تھا؟ کیا ہی خبط ہے (نمبر ۲۴) میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اس مباہلہ کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ مسٹر ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا - تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہلحدیث تمہارے اس قسم کے کذب کبھی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا ان کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے اسپر مسٹر ڈوئی والا مباہلہ کا تقاضا مزید ہے - پس سچے ہو تو اس مباہلہ کو اصلی الفاظ میں شایع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہو (نمبر ۲۵) اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے (نمبر ۲۶) کیا آپکی طرح قادیان میں آنے پر مجھے خطرہ نہیں - تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلا دیں گے - تو میں قادیان میں بھی آجاؤنگا - کیا آپکو میرا پہلے ایک دفعہ قادیان پر حملہ آور ہونا یاد نہیں - اگر تمہیں ذرہ بھی شرم و حیا ہوتی تو تم مجھکو قادیان میں کبھی نہ بلاتے - ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں - مگر آپکو میرا قادیان پہونچنا نہ بھولنا چاہئے - (نمبر ۲۷) بیشک الفاظ مباہلہ مقرر ہوچکے ہیں جنپر ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دیدیا ہے جنکو تم نے بھی منظور کر لیا ہے - (نمبر ۲۸) بیشک اپنی سچائی کے دلائل سنائیے لیکن یہ تو بتلائیے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہونگے جو آجتک اپنے تمام ملک شایع کئے ہیں جنکا خلاصہ صرف یہ ہے ؎

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے + عبارت کو سبکدوشی ہوئی بار معانی سے

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزرو (محفوظ) کر رکھے ہیں اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا - کیونکہ ازالہ اوہام میں آپنے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری لکھا ہے - پس حسب تجویز آپکے میں آپ سے مباحثہ بھی کرونگا - مگر خطرہ ہے کہ آپکو اس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ مجھے خدا نے مباحثہ کرنے سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیان پہونچنے پر آپ نے کہدیا تھا - (نمبر ۲۹) آپ بالکل جھوٹے ہو - تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بھیڑئیے نہیں بھیڑئیے ہیں بدخلق ہیں - خود غرض ہیں - سفلہ ہیں - دل آزار ہیں - بدتہذیب ہیں - کجدل ہیں - متکبر ہیں - کینہ توز ہیں - ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو - غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں - آپ اشتہار القول جلسہ ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں کہ :-

"مولوی نورالدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات ایسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں - مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے - چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کیوجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کہانے اور پینے کے قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں"

مرزائیو! تمہارے پیر بلکہ پیغمبر صاحب نے تمکو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے تمکو مبارک ہو۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اُس کو یاد کیجئے اُس کے مطابق ہم قسم کہانے کو طیار ہیں مگر پہلے یہ بتا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اسلئے خطرہ ہے کہ کہیں مجھے زکام ہو یا نکسیر پھوٹے تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالاتر آسمانی نشان بنا لیں میں آپ کی ان چالبازیوں سے خوب واقف ہوں ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغِ رخِ زیبا لیکر

اہلحدیث کانفرنس

کے مقاصد اور کارروائی کی بابت جناب حاجی ممتاز احمد صاحب

از دہلی تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) توحید و سنت کی عام اشاعت کرنا۔

(ب) رسومات قبیحہ کے انسداد میں کوشش کرنا۔

(ج) اہل اسلام کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً گورنمنٹ کے حقوق بتانا۔

ہر سہ مقاصد کا صرف تین چار روز کے سالانہ جلسہ میں پورا ہونا ناممکن ہے کیونکہ ان مقاصد کا پورا کرنا بذریعہ اشتہارات و اخبارات و اشاعت کتب و رسائل کے ہوگا یا جس طرح انجمن ہدایت الاسلام دہلی نے علما و واعظین کو دہات و قصبات و شہروں میں بھیجکر ان کے وعظ نصائح سے نہال کیا ہے اور کسی قدر انجمن مذکور اس میں کامیاب بھی ہوئی ہے یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا آئندہ کیا جاویگا؟

راقم آثم کی خاص رائے - اہل حدیث کانفرنس جیسی مفید ہے یا عام مجالس اہل حدیث اگر ہر شہر میں ایک خاص انجمن اہل حدیث بھی قائم ہو اور یہ انجمن عام یا اہل حدیث کانفرنس ان تمام انجمنوں کی سرپرست قرار پاوے تو اس صورت میں اہل حدیث کانفرنس کو اپنے مقاصد کے پورا کرنے کا موقع باحسن وجوہ ہوگا اور امداد مقامی کو امداد روانی اور انجاح مرام کی پوری امید ہوگی اور مبتلا تنازعات کو اصلاح کی کامل توقع۔ کیونکہ بہ نسبت شخصی استدعا کے اجتماعی ہیئت سے اگر ہو - زیادہ قابل توجہ و سماعت کے ہوتی ہے۔ لہذا التماس انجمن ہائے خاص کے بارہ میں ہر شہر و قصبات کے اہل حدیث کو جناب سیکرٹری صاحب و دیگر اعیان اہل حدیث کانفرنس رغبت دلادیں۔ دوسرے شہر دہلی میں بوجہ تعدد و کثرت علما و تحقیق مسائل کے قدرے قدرے اختلاف کے سبب جدا جدا ٹکڑیاں اہل حدیث کی قرار پائی ہوئی ہیں ان کی اصلاح و اتفاق میں اعیان و ارکین اہل حدیث کانفرنس اول اور زیادہ کوشش فرماویں۔ خدا اپنے فضل سے اصلاح باہمی مسلمانوں میں عطا کرے۔ آمین!!

جواب

ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا جاویگا۔ مگر بحکم لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتَاهَا جس قدر وسعت ہوگی اسی قدر پاؤں پھیلائے جائیں گے۔ مختلف شہروں میں جلسے کرنے سے غرض بھی یہی ہوگی کہ کانفرنس کے ہمدرد پیدا ہوں جن سے اس کے مقاصد کا حصول آسان ہو۔ آپ نے جو طریقہ بیان کیا ہے وہ بھی کانفرنس کے ملحوظ خاطر ہے اور اس کے علاوہ کئی ایک اور ذرائع بھی ہیں جو ہنوز دہلی دور است کے مصداق ہیں۔ بس آپ مطمئن رہیں۔ شہر دہلی بیشک قابل توجہ ہے مگر آہ دہلی! اتنے سے میں ایک مرد قوم تھا جس کی ذات پر بہت کچھ توقع تھی وہ زیر زمین دفن ہو گیا دیکھیں اس کے جانشین اس کے دوستوں کو کیا شاباش پورا کرتے ہیں۔ دہلی میں جس قدر تفرقہ ہے اس کا علاج اہلحدیث کانفرنس ہی ہے جب آپ کے زور پہنچیگی تو علاج ہوگی کیونکہ جب تک مادہ ثقیل ہو اسی قدر مسہل تیز ہو تو صفائی ہوتی ہے (ورنہ نہیں) پس آپ اہل حدیث کانفرنس کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ خدا قبول کرے اور کارکنوں کو اخلاص بخشے آمین۔

مشکل یہ ہے کہ ہمارے علما باہمی لڑنے کی غرض تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فریق مخالف کو ہدایت پا دیں۔ مگر غور سے دیکھیں تو جس طریق سے یہ حضرات مخالف کی اصلاح اور ہدایت چاہتے ہیں اس طریق سے بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے۔ مخالف کی اصلاح جیسے ملنے جلنے سے ہوتی ہے وہ دور رہنے دور رکھنے سے نہیں ہوتی۔ باہمی ملنے سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے ملاقات میں محبت بڑھتی ہے مگر ہم اس کو سمجھائیں کہاں؟ ہمارے حضرات نے ایک حدیث یاد رکھی ہے کہ من احب للہ وابغض للہ جو کوئی اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھے وہ مومن ہے - یہ فرمان نبوی بالکل صحیح ہے مگر قابل غور بات تو یہ ہے کہ ہمارے مخالف رائے کے کل افعال کیا ایسے ہی ہیں کہ بغض و عناد ہی کو مستلزم ہیں یا کوئی کام ان میں ایسا بھی ہے کہ اس کی وجہ سے وہ محبت کا مقتضی ہے؟ غالباً مسلمان تو ایسا کوئی ہوگا جس کے سب کام برے ہوں اور نہیں تو توحید و رسالت کا اقرار تو کرتا ہوگا۔ پھر کیا اگر وہ بُرے کاموں کی وجہ سے بغض کا مقتضی ہے تو بھلے کاموں کی وجہ سے محبت کا مستحق نہیں ہے؟ پھر ایسی علیحدگی کیوں اس سے کیجاوے کہ جس سے ثابت ہو نصف حدیث پر تو عمل ہو مگر نصف پر نہیں۔ پس بغور دیکھیں تو حدیث باہمی ملکر

رہنے اور محبت سے تبادلہ خیالات کرنے کی تاکید کرتی ہے نہ کہ علیحدگی کرنے کی مگر حضرات علماء کو کون سمجھائے وہی جس نے اُن سے فتویٰ لگوانا ہو۔ قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کیگئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص عیب پایا جاتا ہے کہ جونہی کسی میں کوئی بات اپنی تحقیق کے خلاف پا دیکھتے ہیں جھٹ سے اُس کے تمام حسنات سے اغماض کر کے مجموعہ عیوب اُس کو بنا دینگے اور یہ حدیث اور اس کے ہم معنے کی اور حدیثیں اُس کے حق میں پڑھینگے الی اللہ المشتکی۔

غرض اہلحدیث کانفرنس کو سب باتیں ملحوظ ہیں اور ہر ایک ممکن طریق سے وہ عمل کریگی۔ انشاء اللہ

غریب فنڈ میں منشی مہرالدین صاحب از امرتسر کرنیہ شیشیان نے عہ دئے ہیں اور میاں دین محمد صاحب از مقام دہاری ضلع امراوتی ۴ر معہ سابقہ عہ ۱۱

آئندہ کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی مسئلہ بذریعہ اخبار دریافت کریں وہ فی سوال ایک پیسہ کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں اور جو قلمی جواب چاہیں وہ فی سوال دو پیسے کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں۔ یہ سب آمدنی غریب فنڈ میں دی جائیگی۔

درخواست نمبر ۳۱۔ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ حافظ محمد حسین امام مسجد امرتسر کٹڑہ سفید کوچہ موچیاں۔

درخواست نمبر ۳۲۔ مہربانی کر کے اخبار اہلحدیث ایک سال کے لئے مفت ارسال فرما دیں۔ محمد سعید امام جامع مسجد از مقام مونڈیکی باجوان براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۳۳۔ میں ایک غریب آدمی ہوں اخبار مفت جاری کرا دیں۔ دعا خیر سے یاد کرونگا۔ میاں محمد الدین چنڈی ابدال ڈاکخانہ منار ضلع امیرپور (علاقہ جموں)

درخواست نمبر ۳۴۔ مجھ کو تفسیر ثنائی کا ازبس شوق ہے کوئی صاحب خرید دیں تو خدا سے اجر عظیم پاویں گے۔ محمد اسماعیل معرفت شیخ شاہ محمد از مقام محمد پور ڈاکخانہ کوٹ بادل خان ضلع جالندھر

درخواست نمبر ۳۵۔ مجھ کو اخبار اہلحدیث کا شوق ہے مگر غریب ہوں۔ محمد اسماعیل طالبعلم

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کل ۸۔ اپریل ۱۹۱۲ء کو وقت ۱۰۔ ۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے دل کو سخت صدمہ ہوا اُسی وقت سے رنج اور غم میں مبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشا راسی غم میں سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں رضائی میں پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور اڈیٹر اخبار البدر مرزائیوں کو بسبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہیں اسواسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کے واسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کے ساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ منشی الٰہی بخش صاحب ملہم ربانی مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کرینگے اُسی طرح عمل درآمد کیا جاویگا۔ اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہو گیا۔ اسواسطے بھائی مرزائیوں کو اور بخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کھلا ہے۔ مرزائیوں کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاویں۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا میں صرف بطور خیر خواہی کے آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کھلے خط کے اطلاع دی گئی ہے۔ اب پھر تبلیغ کرتا ہوں آئندہ اختیار ہے۔ (دستخط) محمد یوسف پنشنر بقلم خود از امرتسر ۹ اپریل ۱۹۱۲ء

اڈیٹر۔ اگرچہ شریعت میں ایسے الہامات اور منامات کا کچھ بھی درجہ ہو لیکن مرزا صاحب قادیانی کا چونکہ یہ قول ہے کہ:۔

"ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سنکر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی بحث نہ کرے تاکہ مورد عتاب نہ ہو جائے" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۲۰)

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس کشف یوسفی کے سامنے اپنی دینداری کا ثبوت دیتے ہیں یا کچھ اور۔

فتوحات اہلحدیث قیمت ۴/ خصائل النبی قیمت ۱/ رسوم اسلامیہ قیمت ۱/ منیجر اہلحدیث امرتسر

چالیس سوالوں+ کے چالیس جواب

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو اہلحدیث ۵ اپریل)

(۲۱) صحیح مسلم کی حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جوتے کثرت سے پہنے رکھو کہ جبتک آدمی جوتہ پہنے رہے وہ سوار رہتا ہے۔ اس میں کسی موقعہ کا استثنا نہیں ہے۔ البتہ سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتے کا اتار کر رکھدینا سنت ہے۔ کھڑے جوتہ پہننا ترمذی وابوداؤد وغیرہ میں منع آیا ہے (شاید کہ وہ جوتے تسمہ دار ہوتے تھے انکے کھڑے پہننے میں دقت ہوگی)

(۲۲) چمچہ میں کھانے پینے سے اگر کسی غیر قوم کا تشبہ مقصود نہو تو کیا حرج ہے؟

(۲۳) صحیحین میں انس رضؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت نے وفات پائی کل آپکے سر وریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ نیز بخاری میں مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ آپ کے رنگین (منجضاب) بال موجود تھے۔ اور بخاری میں آپکے مبارک قدمین کے وصف میں ضخم یعنی پر وعظیم کا لفظ آیا ہے اور شثن القدمین بھی آیا ہے یعنی تن آور وزور اور ظرفوں والے قدم اور چلنے میں آپکا قدم آگے کو جھکتا تھا۔ پس جو لوگ اس حلیہ کے بال اور نشان قدم حضرت سے منسوب کریں تو اُن سے سند صحیح طلب کرنی چاہئے تب تصدیق ہوسکتی ہے ورنہ محض دکانداری کا گمان ہے۔

(۲۴) عورتیں جو صف باندھ کر اقتدا کرسکتی ہیں عورتوں کو پیچھے ہی صف باندھنے کا حکم حدیث میں آیا ہے تارک تراویح آثم نہیں ورنہ حضرت اس بارہ میں تاکید فرماگئے ہوتے۔ نیز عمرؓ مروج تراویح خود تراویح میں شامل نہیں ہوتے تھے بلکہ جب ایک رات مسجد میں جماعت تراویح کا ملاحظہ کرنے آئے تو آپ کے ساتھ اور شخص بھی تھا معلوم ہوتا ہے کہ تراویح میں نہیں ہی شامل ہوتے تھے۔ مگر اکیلے زیادہ اور عمدہ عبادت نہ کرلیتی ہو۔ تو حتی الامکان جماعت تراویح ہو کہ ہٹنا بھی بڑی محرومی ہے۔

(۲۵) محرمات کی بجا آوری میں کسی طرح کی مدد دینا تعاون علی الاثم ہے اور ممنوع ہے ایسے ہی افیون جو کہ مخدر ہے لیکن تماکو میری سمجھ میں مخدر نہیں ہے اسی لئے حرام بھی نہیں ہے ہاں حقہ نوشی بوجہ بدبوئی کے بُری ہے اور اس میں اعانت بھی بُری بلکہ عرفاً ذلت کا باعث جسکا بیچا اٹھانا روا نہیں ہے۔

(۲۶) جناب استاذنا حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب مرحوم دہلوی یوں تقریر فرمایا کرتے تھے کہ ولایت والوں کے غذائی مسالک بوجہ ملکی سردی کے ٹھونس واقع ہوئی ہے اس لئے انہیں متناولات میں کسی نفوذ دہ بدرقہ کے ملانے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اشیائے ساخت ولایت میں شراب ضرور ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو انگریزی بسکٹ وغیرہ قطعی حرام ہیں ورنہ ناپاک چربی وغیرہ کی ملاوٹ کے زیادہ گمان پر بھی مشتبہ ہیں اور اگر کوئی متعین شبہ نہو تو حسب منطوق وَطَعَامُ اَهْلِ الْكِتَابِ حِلٌّ لَّكُمْ حلت سمجھنی چاہیئے۔

(۲۷) ضعیف حدیث کئی قسم کی ہوتی ہے مثلاً ایک تدلیس کا ضعف ہے جو اور روایتوں کی متابعت سے زائل ہوسکتا ہے اور بعض ضعف ایسے ہیں جو امت کی تلقی بالقبول سے رفع ہوگئے ہیں پس مطلقاً ہر ضعیف پر عمل کرنا گناہ میں داخل نہیں ہوسکتا بلکہ اگر نہایت شدت سے ضعیف نہو تو مستحبات میں احتیاطاً اسپر عمل کرنا ہی بہتر ہوتا ہے بشرطیکہ کسی شرعی قانون پر منطبق ہو۔

(۲۸) انگوٹھی کی عام استعمال سے ممانعت نہیں آئی۔ لیکن مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ چاندی کی ہو اور مثقال (ساڑھے چار ماشہ وزن) سے کم ہو۔

(۲۹) سورہ ملک و سورہ جن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو رجم شیاطین بنایا ہے جنکی کیفیت تفسیر وغیرہ میں علیؓ و ابن عباسؓ سے یوں نقل کی ہے کہ ستارہ خود نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح چراغ سے چنگاری گرتی ہے اسی طرح ستارے سے ایک آگ کا شعلہ گرتا ہے۔ واللہ اعلم

(۳۰) ریشمی لُسٹر++ مردوں کو بالاتفاق ناجائز اور السی وغیرہ کا کپڑا جائز ہے

(۳۱) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے خفیف جرم کے بدلہ جان سے کیوں ماریں۔ ہاں ماری ہوئی چیز کے برابر نمک وغیرہ کے تصدق کا حکم بھی کہیں نہیں ہے صحیحین میں روایت ہے کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹا۔ انہوں نے اُن چیونٹیوں کا بل کا بل ہی جلا ڈالا اللہ تعالیٰ نے اسکے سبب سے عتاب دیئے پر بازپرس فرمائی ورنہ صرف موذی کے مار ڈالنے پر کوئی مواخذہ نہ تھا

(باقی دارد)

+ موجودہ عام گنجائش نہیں تھی تو نہیں لکھے گئے یہ مضمون بھی تو فتوی میں اسلئے انہی کو قائم مقام سمجھیں۔ ایڈیٹر + مفتر ہوتی ہے سلیقہ نہ پینے والے کو بھی پکڑا جاتا ہے ++ ریشمی لسٹر تو کوئی نہیں ہوتا صرف لسٹر ہوتا ہے

انتخاب الاخبار

افسوس منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ بھی طاعون سے شہید ہو گئے (دیکھیں قادیانی کرشن جی کیا کہانیاں بنائینگے۔ مگر یاد رکھیں۔ اہلحدیث انکی کہانیاں سننے کو ہر وقت طیار رہیں) ناظرین مرحوم کیلئے جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک آنہ والے ٹکٹ کے جدید سکہ کے مضروب ہونے سے سال رواں میں گورنمنٹ کو دو لاکھ روپے کا فائدہ ہوگا۔

فرید کوٹ نابالغ راجہ صاحب اور آپکے برادر خورد کے اتالیق و ادیب مسٹر ڈی۔ ایچ ولسن مقرر کیے گئے۔ (کیا ہندوستانی اتالیق کوئی نہ تھا۔ کیا جناب مولوی ولی اللہ صاحب جو پہلے راجہ صاحب کے اتالیق تھے اس کام کو بخوبی انجام نہ دے سکتے؟)

قحط کا خرچ سال رواں میں بنگال میں ۸ لاکھ جہاں کہ متحدہ آگرہ اودھ میں ۱۹ لاکھ بمبئی میں ۸ لاکھ اجمیر و راجپوتانہ میں ۵ لاکھ کے قریب [illegible] ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ۱۸ ہزار روپے نقد وصول ہو گئے۔ اسی قدر روپے چندہ دینے کا اقرار ہوا۔ حاجی ڈاکٹر غلام نبی نے دو ہزار روپیہ سے اسلامیہ کالج کا کمرہ بنوا دینے کا اقرار کیا۔ خلیفہ عماد الدین نے سررشتہ تعلیم پنجاب کے مسلمان ملازموں کیطرف سے چار ہزار روپیہ میں کالج کا بڑا کمرہ بنانے کا اعلان کیا۔ اور منجملہ چار ہزار کے دو ہزار روپے ادا کر دیئے۔ ایک اور بڑے کمرہ کے لئے امرتسر کے شیخ عبد الواحد نے دو ہزار اور شیخ اصغر علی صاحب نے دو ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر محمد صادق کی اہل خانہ نے از راہ کمال فیاضی اپنا زیور بیچکر چودہ ہزار روپے یتیم لڑکیوں کی تعلیم و پرورش کے لئے مرحمت کئے۔ انجمن مذکور اس سال تعلیم پر نوے ہزار روپیہ خرچ کریگی۔

امرتسر کی چیف خالصہ دیوان نے بھائی کرم سنگھ کو افغانستان بھیجنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ بھائی کرم سنگھ افغانستان میں دورہ کر کے سکھوں کے تمام مندروں کا حال معلوم کرینگے۔ (کیوں نہو امیر صاحب کی صلح کل پالیسی کے نتائج ہیں)

بیت اللحم کے قریب کوہ زیتون میں جرمنی باشندوں نے ایک شفاخانہ کا بنیادی پتھر ترکی گورنر بیت اللحم کے سامنے رکھا گیا۔ قیصر جرمنی نے بذریعہ تار اپنی عمدہ خواہشات کا اظہار کیا۔

ہیگ کانفرنس۔ برٹش گورنمنٹ ہیگ کے بین الاقوامی جلسہ پنچایت کے پروگرام میں اس تجویز کے داخل کرنے پر برابر زور دے رہی ہے کہ تمام سلطنتیں آپس کے خوف اور رقابت سے اپنے فوجی اور بحری خرچ کو ہر سال زیادہ کرکے قرضہ کے بوجھ میں دبی جاتی ہیں کانفرنس میں ایسی کوئی تجویز قائم کر کے اس پر عملدرآمد کیا جائے کہ جس کے مطابق تمام سلطنتیں اپنی فوجی قوت کو گھٹا کر ایک مقررہ تناسب کی تعداد قائم کر دیں۔ برٹش گورنمنٹ نے یہ بھی اپنی خواہش ظاہر کر دی ہے کہ ہیگ کانفرنس کی ایک کمیٹی اس تجویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کیجائے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اس کمیٹی میں کوئی بری یا بحری فوج کا افسر ممبر مقرر نہ کیا جائے (سب دکھانے کے دانت ہیں کھانے کے اور ہیں)

امیر صاحب کا دربار جلال آباد میں ملا ثنیسے صاحب جلال آباد میں ۲۱ مارچ کو نوروز کے دن امیر صاحب نے ایک عظیم دربار کیا اس دربار میں امیر صاحب نے اپنے آئندہ ارادوں کی نسبت کوئی بات ظاہر نہیں فرمائی۔ اور نہ کچھ یہ ذکر کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے یا نہیں تمام اقوام کے سردار اور بڑے بڑے ملا اس دربار میں موجود تھے۔ دربار کے بعد حسب معمول امیر صاحب نے تحائف اور انعامات عطا فرمائے۔

امیر صاحب پھر جلد سیاحت فرمائینگے سر ہنری میکمہن نے کوئٹہ پہونچکر بلوچستان کی چیف کمشنری کا چارج لیلیا اس موقعہ پر خیر مقدم کے ایڈریس کے جواب میں سر ہنری میکمہن نے فرمایا کہ ہز میجسٹی امیر صاحب کو اس مرتبہ دوران سیاحت ہندوستان میں کوئٹہ نہ آنے پر افسوس رہا مگر امید ہے کہ امیر صاحب عنقریب کوئٹہ میں تشریف لا کر اپنے دیدار سے اہالیاں کوئٹہ کو فرد مشرف فرمائینگے اس بنا پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب سیاحت ہندوستان یا سیاحت انگلستان و یورپ عنقریب پھر فرمائینگے۔

نسخہ جات خود بنا لو

بال ... پوڈر ... صابون

کافور ... گولی ... کلاس

امرت کی دھارا نے

مصفیٰ خون

اب کمزور نہ ہوگے

منجن دندان

دانتوں کی دوائی

تیل بال

محبوب خوش کن

بچھو کاٹے کی دوائی

دوائی

امرت دھارا ... مالک و ... ایڈیٹر ... چوک متی لاہور